

پیمانہ دل چھلکتا ہے

۔ سنا ہے شیخ مجیب نے شراب پر پابندی لگادی،

حریت جنگ کے بعد اخلاقی میدان میں بھی بازی سے گیا۔ رہی سیاست تو وہاں پارلیمانی نظام کا غلغلہ ہے اور یہاں مارشل لا کی مدرج سرانیاں اور جوہر ملکیت جام شراب پر لٹا دی گئی وہاں شراب کا دور دورہ نہ ہوگا تو کہاں —
ع کس روئے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز۔

۔ ادھر جنگ نظر ہے مجھے، ادھر لاکھوں روپیہ ایک فاحشہ مغینہ کے دوروں پر خرچ ہو رہا تھا اور ۱۹۶۵ء میں بھی تو اسے ہی تغہ دیا گیا تھا۔ کاش! ہم جانتے کہ تقدیریں شمشیر و سنان سے بنتی ہیں، طامس و رباب کا ہر ساز و آواز تو کسی قوم کے خبر مرگ کا انقار ہوتا ہے۔

۔ خلیفہ مستعصم کے شیعہ وزیر ابن علقمی نے کسی شیعہ سنی فساد پر ناراض ہو کر ہلاکو کے ہاتھوں پوری خلافت بغداد تباہ کر ڈالی، معلوم نہیں ہمارے دور کے ابن علقمی یحییٰ خان رافضی نے کس کر بلا کے انتقام میں پوری اسلامی ملکیت برباد کر ڈالی ہے یا پھر قدرت نے ہمیں ابن علقمی کی تاریخ دہرا سننے پر خودی سزا دی ہے۔
۔ یحییٰ خان کی رسوائیوں کے چرچے ہیں کوئی شریف خاتون تو کیا زنان بازاری بھی اس رسوائے عالم کو اپنی گلی میں جگہ نہیں دیتیں بے شک عزت و ذلت ^{کے اقدار} اپنی چادر رحمت خدا سرک ہائے تو سب کچھ بیچ دکھائی دیتا ہے۔

۔ پشاور میں یحییٰ خان کے لٹے پٹے گھر میں صوف بار روم سلامت رہ گیا ہے۔ یہ ہے کسی عظیم اسلامی ملکیت کے "امیر المومنین" کا اثاثہ اور کچھ شکستہ جام و سبد بھی جو لپٹا نڈگان کے کام آسکیں کچھ ڈنڈ ہوئی مینائیں جو اس ساقی کو رو رہی ہیں جس کی گردش میں کل تک پیمانے نہیں بھرے میخانے ہوا کرتے تھے۔
۔ بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ سماں نکلا۔

۔ نئی حکومت نے ایک وزارت خاندانی منصوبہ بندی کی بھی رکھی ہے۔ قدرت کی اتنی بڑی منصوبہ بندی کے بعد کہ ہم گیارہ کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ رہ گئے۔ کسی اور منصوبہ بندی کی ضرورت رہ گئی ہے۔ اور اگر خواہ مخواہ محسوس ہوتی ہے تو اسے بھی قدرت پر چھوڑ دیجئے اور انتظار کیجئے۔

۔ شہنشاہ ایران ہماری اشک ثنوی کے نئے تشریف لائے۔ بعد از مرگ اس "ماتم عزا" میں شمولیت بھی لائق صد تشکر ہے کہ "جشن ایران" میں ہماری وارفتگیوں کا صلہ "شام غریبان" میں شریک ہو کر توڑی گیا مگر دل سے رہ رہ کر صدا اٹھتی ہے کہ ہوئے پتھر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ حیا — نہ ماتم عزاداری کی ضرورت رہتی اور نہ جنازہ کو کندھا دینے کی۔